خلافت لائبریری ربوہ

احمدی [illegible] کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 21۔دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 291 | ہفتہ 9 شعبان۔1417ھ 21 فتح 1375ہش 21 دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان 1996ء کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تقاریر

جلسہ سالانہ قادیان 1996ء کے موقع پر احمدیہ ٹیلی ویژن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب 26 دسمبر 1996ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق تین بجے سہ پہر اور 28 دسمبر کو اختتامی خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق تین بجے سہ پہر لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔

احباب وقت نوٹ فرمالیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو یہ زمین اور یہ آسمان اور ان میں کی تمام چیزیں اور خود ہماری بناوٹ اور وہ حالت کہ جب ہم ماؤں کے پیٹ میں تھے اور اس وقت کے قویٰ یہ سب ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟ میں ان لوگوں کا یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا جو تناسخ کے قائل ہیں مگر ہاں اتنا بیان کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے لاتعداد انعام اور فضل ہیں کہ ان کو کسی ترازو میں وزن نہیں کر سکتے۔ بھلا کوئی بتا تو دے کہ یہ انعامات کہ چاند بنایا' سورج بنایا' زمین بنائی اور ہماری تمام ضروریات ہماری پیدائش سے بھی پہلے مہیا کر دیں۔ یہ کل انعامات کس عمل کے ساتھ وزن کریں گے؟

پس ضروری طور سے یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے اور اس کے لاکھوں فضل ایسے بھی ہیں کہ جو محض اس کی رحمانیت کی وجہ سے ہمارے شامل حال ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 640)

معلمین وقف جدید کی کلاس کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی نئی کلاس جنوری 97ء میں شروع ہوگی۔ جماعتوں کی طرف سے بہت بڑی تعداد میں معلمین کے مطالبے کئے جا رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت ہے۔

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے مطابق 31-دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرمادیں۔ میٹرک کی سند کی نقل ساتھ شامل کریں۔

نام-ولدیت-عمر-تعلیم-سکونت

(ناظم ارشاد)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید کو مورخہ 96-9-23 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ از راہ شفقت حضرت صاحب نے "وقاص احمد" نام عطاء فرمایا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم قریشی عبدالغنی صاحب کا پوتا اور مکرم ملک غلام حبیب صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطاء فرمائے اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ کی اہلیہ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ دختر سیٹھ شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ مورخہ 15۔دسمبر 1996ء صبح سوا چھ بجے طویل علالت کے بعد بعمر 54 سال ربوہ میں وفات پاگئیں ہیں۔

اسی روز جنازہ بعد عصر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا۔ بعد ازاں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ جنازہ اور دعا میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

دعا کرتے ہوئے اپنی نیکیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جتنے قدم بھی آپ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف اٹھائیں گے اور دعا کر کے توجہ سے اٹھائیں گے اس کا نتیجہ ضرور ظاہر ہو گا یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ دعائیں کرتے ہوئے اپنی بدیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں 'اپنی نیکیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ آپ کا ساتھ نہ دے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کی طرف جو ایک قدم بڑھتا ہے اللہ اس کی طرف دس قدم بڑھتا ہے۔ پہلے فرمایا ایک بالشت بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف کئی قدم بڑھتا ہے اور چل کے جاتا ہے تو وہ دوڑ کے آتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دعاؤں کے نتیجے میں جو ہمیں پھل ملتا ہے وہ ہماری کوششوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

پس اپنے نفس کا جائزہ لیں۔ ہر انسان بے شمار کمزوریوں میں مبتلا ہے اور یہ ایک فیصلے کا دن ہونا چاہئے کہ آج کے بعد میری زندگی کا سفر "کمزوریوں سے دوری کا اور نیکیوں کے قرب کا سفر ہو گا۔" جس دن آپ یہ فیصلہ کرلیں اسی دن آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق ملے گی اور دعوت الی اللہ کا حق بھی نصیب ہو جائے گا کیونکہ آپ اپنی کوششوں سے اگرچہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں کوئی منزل سر نہ کر سکیں لیکن جب دعا کریں گے اور قرب الٰہی کی طرف قدم بڑھائیں گے تو آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان لازماً صادق آئے گا اور اس کے نتیجے میں جو روزمرہ کی صحت کی حالت ہے یعنی روحانی صحت کا نصیب ہونا وہ غیر معمولی فرحت بخشنے والی بات ہے اور طاقت عطا کرتی ہے اس کے نتیجے میں انسان کی صلاحیتیں بڑھتی ہیں اور خود اچھی چیزوں کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر انسان کو بیماریوں کا تجربہ ہے بیماری کی انتہائی حالت میں بھی انسان سمجھتا ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن نہ بھوک' نہ پیاس' نہ کچھ کھانے کو دل چاہے' نہ کسی سے ملنے کو' نہ بات کرنے کو اور سمجھ رہا ہے آدمی کہ میں زندہ ہوں لیکن جب زندگی لوٹتی ہے اس کی طرف تو ہر لمحہ وہ اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کرتا ہے اور اس کی بھوک واپس آنے لگتی ہے اس کی طلب واپس آنے لگتی ہے۔ وہ چیزیں جن میں مزہ باقی نہیں رہا تھا وہ مزہ دینے لگتی ہیں۔ وہ دوست جن سے ملنے کی کوئی خواہش نہیں رہی تھی وہ نظر آئیں تو طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ اپنے زیادہ اپنے لگنے لگتے ہیں۔ یہ زندگی کا سفر ہے جو بیماری کے وقت ہر انسان اس سے نجات کے وقت

باقی صفحہ 7 پر

خبردار! غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی رِیس مت کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- فتح 1375 ہش 21 - دسمبر 1996ء

فرشتوں کو بھی حیران کردیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر انسان چاہے اس کی زندگی کیسی ہی ہو اسے اشرف المخلوقات کا لقب دیا جاسکتا ہے۔ لوگ اچھے بھی ہیں اور برے بھی ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایسی طاقتیں دی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ساری مخلوقات کے مقابلے میں اشرف ثابت کر سکتا ہے۔ عملی طور پر جب ہم اپنے اردگرد نظر دوڑاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے انسان بھی موجود ہیں جو انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں۔ ان کے اعمال بد ہیں۔ ان کے خیالات بد ہیں۔ وہ جو بات بھی کرتے ہیں دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے۔ چوریاں کرتے ہیں' ڈاکے ڈالتے ہیں' قتل کے مرتکب ہوتے ہیں اور اخلاقی برائیوں میں بھی وہ اپنے آپ کو بہت اجاگر کر لیتے ہیں۔ ہم سب سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو تو اشرف المخلوقات نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن ہمارے ماحول میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کا ہر لمحہ نیکی میں گزرتا ہے وہ انفرادی نیکیاں بھی کرتے ہیں اور ایسی نیکیاں بھی جن سے دوسرے لوگ متاثر ہوتے ہیں اور مستفید ہوتے ہیں۔ وہ تمام انسانوں کو بھائی بھائی سمجھتے ہوئے ہر شخص کی مدد کے لئے تیار رہتے ہیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے مدد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں اور بنی نوع انسان کو ہر قسم کا فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اس بات پر یقین پیدا ہوتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ وہ کام جو نباتات' جمادات' اور حیوانات انسان کے فائدے کے لئے نہیں کر سکتے وہ کام یہ لوگ کرتے ہیں اور اسی وجہ سے انہیں نباتات جمادات اور حیوانات سے بہتر سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ انسانوں کے کام آتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی پسندیدگی حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی طاقتیں دی ہیں کہ اگر وہ چاہے تو نیکی میں بہت آگے بڑھ جائے اور اگر وہ چاہے تو برائی میں اتنی گراوٹ حاصل کرلے کہ اسے انسان کہنے سے بھی شرم آئے۔

اسی بات کے پیش نظر ہم سب کا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو واقعی اشرف المخلوقات ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہا جاتا ہے کہ فرشتے کوئی غلط کام نہیں کرتے جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی میں کرتے ہیں۔ انہیں یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ وہ خود سوچ کر اپنی راہ متعین کریں اور چاہیں تو دائیں طرف چل نکلیں اور چاہیں تو بائیں طرف چل نکلیں۔ نیکی کرنے پر آئیں تو نیکی کرنے لگیں اور برائی کرنے پر آئیں تو بہت برے بن جائیں۔ یہ طاقتیں صرف اور صرف انسان کو دی گئی ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اگر انسان اپنی اچھی طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرے تو وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے اس لئے کہ فرشتے نہ سوچ سکتے ہیں نہ اپنے ارادے سے کوئی اچھا یا برا کام کر سکتے ہیں۔ انہیں جن باتوں پر مامور کیا گیا ہے وہی کچھ وہ کرتے ہیں۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ انسان چاہے تو تعمیل کرے اور چاہے تو نافرمان بن جائے اور اس کی یہ طاقت یا اس کا بالا رادہ ہونا اسے فرشتوں سے بھی بہتر بنا سکتا ہے لیکن جس طرح اشرف المخلوقات ہونے کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے اسی طرح فرشتوں سے اپنے آپ کو بہتر ثابت کرنے کے لئے بھی بہت کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کا محور نیکیاں بنالیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہمارا مطمح نظر ہو جائے۔ ہم سب لوگوں کو خدا تعالیٰ کی عیال سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں تو یقیناً چونکہ یہ سب کچھ بالا رادہ کیا جائے گا اور بری باتوں کو چھوڑ کر اس طرف آیا جائے گا۔ یا بری باتوں کو برا سمجھ کر ان نیک باتوں کی طرف آیا جائے گا۔ اس لئے کہہ سکیں گے کہ ایسا انسان فرشتوں سے بھی آگے نکل گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں۔"

یہ بات منزل بہ منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ سب سے پہلے تو انسان کو ترک شر کرنا ہے اور ترک شر کے بعد اسے نیکیوں کی طرف مائل ہونا ہے اپنے آپ کو نیک بناتے ہوئے اسے یہ بات پیش نظر رکھنی ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے اور اسے ایسے ہی کام کرنے چاہئیں جن کی وجہ سے وہ اشرف المخلوقات کہلا سکے۔

لیکن حضرت صاحب کا ارشاد انسان کو اس سے بھی آگے لے جاتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ بالا رادہ اچھے اچھے کام کرتا ہوا فرشتوں سے بڑھ جائے بلکہ اتنا بڑھ جائے کہ فرشتوں کو اس بات کا احساس ہونے لگے کہ یہ واقعی ہم سے بہتر ہے اور یہ احساس اس درجے تک پہنچ جائے کہ وہ حیران ہو جائیں کہ انسان ہو کر اس شخص نے ایسا صدق و صفا پیش کیا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان سب باتوں کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے یہ بات تو ٹھیک ہے کہ انسان نیک فطرت پر پیدا کیا گیا ہے لیکن یہی نیک فطرت مسخ بھی ہو سکتی ہے اور اپنی اصلی حالت پر قائم بھی رہ سکتی ہے اس نیک فطرت کو اصلی حالت پر قائم رکھنے کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ارادہ کرنا پڑتا ہے اور ارادے کو عملی جامہ پہنانا پڑتا ہے۔ اور اگر ہم ایسا کر سکیں اور یقیناً ہمیں ایسا کرنا چاہئے تو ہم نیکیوں میں آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صدق و صفا کا ایسا نمونہ دکھا سکیں گے کہ ہمارے متعلق جو یہ کہا گیا ہے کہ ہم اشرف المخلوقات ہیں اس میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔ ہم میں اور اس لقب میں یعنی اشرف المخلوقات کے لقب میں کوئی تضاد نہیں ہوگا۔ ہم فرشتوں کی طرح بن جائیں گے۔ شر ہماری زندگی سے بالکل خارج ہو جائے گا اور خیر ہمارا مطمح نظر بن جائے گا۔ اور ہمیں یہ بات پہلے کی نسبت آسان بھی لگنے لگے گی۔ ہمارا صدق و صفا اس درجے پر پہنچ جائے گا کہ وہ جو کبھی کوئی غلط بات نہیں کرتے یعنی فرشتے وہ بھی آسمان پر حیران ہوں گے۔ اور یہ حیرانگی انسان کے لئے دعا کا باعث بن جائے گی۔ فرشتوں کی دعا تو بہر حال قبول ہوتی ہی ہے۔ اگر ہم اپنے صدق و صفا سے انہیں حیران کر سکیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے ان کے دلوں کو اپنے لئے دعا کرنے کی خاطر تیار کر لیا ہے۔ وہ ہمہ وقت ہمارے لئے دعا کریں گے اور اس دعا کی وجہ ہماری اپنی نیکی ہوگی۔ ہمارا اپنا صدق و صفا ہوگا۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو صرف اشرف المخلوقات ہی نہ کہیں بلکہ اپنے عمل سے ثابت کریں کہ ہم اشرف المخلوقات ہیں اور نہ صرف نظر آنے والی مخلوق سے بہتر ہیں بلکہ فرشتوں سے بھی بڑھ گئے ہیں اور خدا چاہے تو یہ بات ناممکن نہیں۔ ہم حضرت صاحب کا ارشاد ایک دفعہ پھر دہراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں۔"

خدا کرے کہ حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہماری زندگی کا ماٹو بن جائے اور ہم اس پر پوری طرح عمل کر سکیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شرک کی کئی قسم ہیں - ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو عیسائی یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنالیا گیا ہے - اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے - لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں - یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بے ہودگیوں کا اقرار کریں لیکن در اصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں - مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانے میں بہت بڑھتا جاتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعائت اسباب کی ترغیب دی ہے - اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب کی نہ کی جاوے ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے - اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بے کار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے - جو بہت بڑا گناہ ہے - پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے - بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے - آخرت کے لیے بھی اسباب ہی ہیں - خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لیے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے - تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں اسی طرح پر یہ خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے اسباب کو اختیار کیا جاوے - نوکری والا نوکری کرے - زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے - مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں - پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے - اور اسکو منع نہیں کیا جاتا - لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اسکے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے - مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مرجاتا یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا - فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی - یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا - کہ جائیداد یا اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جائے کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے - یہ خطرناک شرک ہے جو کلام الٰہی کے تعلیم کے صریح خلاف ہے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) (آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تم وعدہ دیئے گئے ہو.....) کلام الٰہی ایسی باتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے - تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے - تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اور خدا اپنے لیے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے - چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے - جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں - اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں - ان کے دل میں ان کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے - وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے - اور انسان کو اسکے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے - پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے - بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے - اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے - وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزتیں سارے آرام اور حاجات برآری کا متکفل خدا ہی ہے - پس اگر اسکے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے - اسلئے مقدم خدا تعالیٰ کی توحید ہو - رعایت اسباب کی جاوے - اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے - محسن حقیقی وہی ہے - ذرہ ذرہ اسی سے ہے کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا - جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کرلے تو وہ موحد کہلاتا ہے - غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے - اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے اور اسکی نفی کی جائے - بسا اوقات انسان کے زیر نظر اپنی خوبی اور طاقت بھی ہوتی ہے کہ فلاں نیکی میں نے اپنی طاقت سے کی ہے - انسان اپنی طاقت پر ایسا بھروسا کرتا ہے کہ ہر کام کو اپنی قوت سے منسوب کرتا ہے - انسان موحد تب ہوتا ہے جب اپنی طاقتوں کی بھی نفی کردے

ظاہر ہے کہ انسان اسی چیز کی محافظت اور نگہبانی میں تمام تر کوشش کر کے ہر دم لگا رہتا ہے جس کے گم ہونے میں اپنی ہلاکت اور تباہی دیکھتا ہے - جیسا کہ ایک مسافر جو ایک بیابان بے آب و دانہ میں سفر کر رہا ہے - جس کے صدہا کوس تک پانی اور روٹی ملنے کی کوئی امید نہیں - وہ اپنے پانی اور روٹی کی جو ساتھ رکھتا ہے بہت محافظت کرتا ہے اور اپنی جان کے برابر اس کو سمجھتا ہے - کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے میں اس کی موت ہے پس وہ لوگ جو اس مسافر کی طرح اپنی (عبادت) کی محافظت کرتے ہیں اور گو مال کا نقصان ہو یا عزت کا نقصان ہو یا (عبادت) کی وجہ سے کوئی ناراض ہو جائے (عبادت) کو نہیں چھوڑتے اور اس کے ضائع ہونے کے اندیشہ میں بے تاب ہوتے اور پیچ و تاب کھاتے گویا مرہی جاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی یاد الٰہی سے الگ ہوں - وہ درحقیقت (عبادت) اور یاد الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے - اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے - اور اس کی محبت ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو روحانی وجود کے لئے ایک روح کہنا چاہئے - ان کے دل پر نازل ہوتا ہے - اور ان کو حیات ثانی بخش دیتا ہے - اور وہ روح ان کے تمام وجود روحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے - تب وہ نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ وہ خدا جس نے جسمانی طور پر انسان کی زندگی روٹی اور پانی پر موقوف رکھی ہے وہ ان کی روحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد کی غذا سے وابستہ کر دیتا ہے اس لئے وہ اس روٹی اور پانی کو جسمانی روٹی اور پانی سے زیادہ چاہتے ہیں اور اس کے ضائع ہونے سے ڈرتے ہیں - اور یہ اس روح کا اثر ہوتا ہے جو ایک شعلہ کی طرح ان میں ڈالی جاتی ہے - جس سے عشق الٰہی کی کامل مستی ان میں پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ یاد الٰہی سے ایک دم الگ ہونا نہیں چاہتے - وہ اس کے لئے دکھ اٹھاتے اور مصائب دیکھتے ہیں - مگر اس سے ایک لحظہ بھی جدا ہونا نہیں چاہتے - اور پاس انفاس کرتے ہیں اور اپنی (عبادت) کے محافظ اور نگہبان رہتے ہیں - اور یہ امر ان کے لئے طبعی ہے کیونکہ درحقیقت خدا نے اپنی محبت سے بھری ہوئی یاد کو جس کو دوسرے لفظوں میں (عبادت) کہتے ہیں ان کے لئے ایک ضروری غذا مقرر کر دیا ہے - اور اپنی محبت ذاتیہ سے ان پر تجلی فرما کر یاد الٰہی کی ایک دلکش لذت ان کو عطا کی ہے - پس اس وجہ سے یاد الٰہی جان کی طرح بلکہ جان سے بڑھ کر ان کو عزیز ہو گئی ہے - اور خدا کی ذاتی محبت ایک نئی روح ہے جو شعلہ کی طرح ان کے دلوں پر پڑتی اور ان کی (عبادت) اور یاد الٰہی کو ایک غذا کی طرح ان کے لئے بنا دیتی ہے - بس وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی زندگی روٹی اور پانی سے نہیں بلکہ (عبادت) یاد الٰہی سے جیتے ہیں -

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

انسان کو چاہیے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی - خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے - بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے -

اس کا نام توکل ہے - اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا - اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے - اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے - تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی -

---

آپ کا خط ملا

مکرم عبداللہ قریشی صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ رقم فرماتے ہیں

بخدمت مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ (سلام)

امید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہونگے - آج کا الفضل 96-12-7 دفتر آتے ہی پڑھا - صفحہ نمبر پر معلومات تو بہت اچھی تھیں لیکن پیسٹنگ کرتے وقت کچھ مضمون نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے کر دیا گیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ کارکن نے پیسٹنگ کر کے اسے پڑھا نہیں -

آج یاد رفتگان کے تحت خاکسار اپنی دادی صاحبہ کے بیان کردہ ایک دو واقعات لف ہذا کر رہا ہے - اخبار میں شائع کرنے کے قابل سمجھیں تو زہے عزو شرف -

میری دادی صاحبہ جوانی ہی میں بیوہ ہو گئی تھیں مگر بڑی باعزت زندگی گزاری میرے والد میاں شیخ محمد صاحب قادیان کے ابتدائی ڈاک خانہ سے لے کر سال 1934ء تک قادیان میں ہی پوسٹمین رہے روزانہ ہی انہیں حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں ڈاک لے جانے کی سعادت ملتی رہی - سال 1934ء میں احرار کی شورش وغیرہ سے انکا تبادلہ سری ہرگوبند کر دیا گیا پھر وہیں سے پنشن پر ریٹائر ہوئے اور سال 1965ء میں وفات پائی -

آپ کے محلہ دارالفضل قادیان میں میرے چچا قاضی نور محمد صاحب ماسٹر نواب دین صاحب ملک کے مکان میں رہا کرتے تھے یہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ اور مدرسہ احمدیہ میں بھی صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے اور پنشن پا کر ریٹائر ہوئے تھے - یہ صرف پرانا تعارف کرا رہا ہوں - میں جب میٹرک میں تھا تو آپ بھی اس وقت نچلی جماعتوں میں پڑھا کرتے تھے -

میاں مبارک احمد صاحب، جنرل اختر حسین - ضیاء الدین سلہری (زیڈ اے سلہری) محمد جعفر ملک، مرزا دوؤد احمد صاحب میرے میٹرک کے کلاس فیلوز تھے وغیرہ وغیرہ ہم یعنی میں اور آپ محلّہ دارالرحمت وسطی میں رہتے ہوئے اس طرح کبھی متعارف نہ ہوئے تھے جیسا کہ میں آج اپنا تعارف آپ سے کروا رہا ہوں -

عزیز پروفیسر سمیع اللہ سے لاہور میں گذشتہ ہفتہ ملاقات ہوئی تھی آپ کو سلام دیتے تھے - اور آپ کی بہت تعریف کرتے رہے -

---

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا -

اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ ... خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں - اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں - جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو -

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد عبداللہ قریشی

حضرت عالم بی بی صاحبہ

نام عالم بی بی زوجہ غلام قادر سکنہ قادیان جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ سے قبل وفات پا گئے وصیت نمبر445 وفات 1926-5-1 بعمر 65 سال مدفون بہشتی مقبرہ قادیان حضرت اماں جان کا وجود مبارک جہاں الدار کے لئے تازیست مبارک رہا وہاں متوسط طبقہ اہالیان قادیان کے لئے بھی بے حد مبارک تھا۔ اگر کسی احمدی یا غیراز جماعت عورت کو کوئی مالی مشکل پیدا ہو جاتی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی آپ بیتی عرض کرتی تو حضرت اماں جان اس کی ہر ممکن امداد فرمانے سے کبھی دریغ نہ کرتی تھیں۔

میری دادی حضرت عالم بی بی جن کے خاندانی تعلقات جہاں حضرت بانی سلسلہ کی بیگم اول کے ساتھ تھے وہاں حضرت اماں جان کے ساتھ بھی سہیلیوں جیسے تعلقات تھے۔ جس کا حضرت بانی سلسلہ کو بھی علم تھا۔ آپ فرمایا کرتی تھی کہ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ میں حضرت بیگم صاحبہ (مراد حضرت اماں جان ہیں) کے پاس بیٹھی کوئی سلائی کا کام کیا کرتی تھی تو اس وقت حضرت صاحب صحن میں ٹہل ٹہل کر اپنی کوئی تصنیف لکھ رہے ہوتے تھے اس غرض کے لئے صحن کے دونوں طرف دیواروں کے طاقچوں میں ایک ایک دوات رکھی ہوتی تھی اور حضرت صاحب عندالضرورت کبھی ایک طرف کی دوات میں قلم ڈبو کر لکھتے تھے اور کبھی دوسری طرف کی دوات سے سیاہی لے کر اپنی تحریر کو جاری رکھتے تھے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ میں اور حضرت بیگم صاحبہ آپس میں باتیں بھی کرتی جاتیں اور سلائی کا کام بھی ہوتا رہتا تھا ایک دن میں حضرت بیگم صاحبہ کے پاس بیٹھی رضائی نگند رہی تھی کہ حضرت صاحب تھک کر ہمارے ہی قریب آکر تشریف فرما ہوئے اور میرا بھی حال دریافت فرمانے لگے۔ فرمایا عالم بی بی تمہارا اور تمہارے بیٹے شیخ محمد اور بیٹی کا کیا حال ہے۔ شادی تو تم نے اپنے بیٹے کی کر لی ہوئی ہے گزارہ کیسے ہو رہا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے گزارہ ہو ہی جاتا ہے کچھ میں اور میری بہو صابرہ بی بی سلائی کر لیتی ہیں۔ خاندان کی بچیاں مثلاً عزیزی خورشید بیگم (بیگم حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جن کی اس وقت تک شادی نہیں ہوئی تھی) اور دوسری بچیاں مجھ سے کلام الٰہی پڑھتی ہیں۔ کچھ محلہ کی احمدی اور غیراز جماعت لوگوں کی بچیاں اور بچے ہمارے گھر پڑھنے آجاتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ امداد کر جاتے ہیں اور بیٹا شیخ محمد بھی آپ کا پوسٹمین ہے اسے معمولی سی تنخواہ مل جاتی ہے اس طرح مل جل کر بفضلہ تعالیٰ گزارہ ہو جاتا ہے اور کسی کے آگے خدا نے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں رکھی۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سامان کرتا رہتا ہے۔ کبھی حضرت صاحب ہماری فیملی کے دوسرے آدمیوں کے حال احوال بھی دریافت فرما لیتے تھے۔

فرمایا جب سے حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ آپ کی دلہن بن کر الدار میں آئی تھیں انہیں مجھ سے اور مجھے ان سے بے حد محبت ہو گئی تھی اس لئے میں روزانہ ہی ان سے ملنے کے لئے چلی جاتی تھی۔ ہمارا گھر ویسے بھی الدار کے قریب تر ہے۔

خاکسار راقم کی پیدائش 15۔ اکتوبر 1913ء کی ہے مجھے اپنی دادی سے بچپن میں ہی حضرت بانی سلسلہ کی باتیں سننے کا بڑا شوق تھا افسوس ہے کہ اب تو یادداشت سے ہی کام لینا پڑتا ہے اگر لکھتا رہتا تو بہت کچھ حاصل ہوتا حضرت دادی صاحبہ نے ایک دن فرمایا کہ

"ایک دن کا ذکر ہے میں اور حضرت بیگم صاحبہ سلائی کا کام مل جل کر اکٹھی کر رہی تھیں کام کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تو بیگم صاحبہ میرے لئے کھانا بھی لے آئیں۔ میں نے کہا کہ آپ اسے وہاں طاق میں رکھ دیں گھر جاتے ہوئے لے جاؤں گی۔ کام کرتے شائد تین بج گئے ہوں گے کہ اتنے میں حضرت صاحب مردانہ سے ہمارے پاس جہاں ہم دونوں کام کر رہی تھیں تشریف لے آئے۔ آپ کے چہرہ پر کچھ فکر کے آثار دیکھ کر بی بی صاحبہ نے استفسار فرمایا کہ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت کھانے کا وقت بھی نہیں ہے لیکن دو تین مہمان آگئے ہیں۔ ان کے کھانے کا کیا بندوبست کیا جائے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ فکر کی کوئی بات ہی نہیں ہے وہ طاقچہ میں بی بی صاحبہ نے میرا کھانا رکھا ہوا ہے جسے میں نے دیکھا تک بھی نہیں ہے۔ اگر وہ کام آجائے تو میرے لئے بے حد خوشی کی بات ہو گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اچھا! تو پھر ٹھیک ہے میں وہ لے جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ وہ کھانا لے گئے اور مہمانوں کو کھلا کر بہت خوش خوش اندر واپس آئے اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ آج تو عالم بی بی کے کھانے نے کمال کر دیا اللہ نے اس میں اتنی برکت ڈال دی کہ ہمارے مہمانوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ اور ہماری وقتی ضرورت پوری ہو گئی۔ آج معلوم ہوا کہ عالم بی بی تو بہت ہی محنتی اور صابر عورت ہے۔ اور کوئی عورت ہوتی تو کھانا ملتے ہی اسے دیکھنے اور کھانے لگ جاتی! اس پر ہم دونوں بہت ہی خوش ہوئیں۔

حضرت عالم بی بی صاحبہ واقعی بے حد خوش خصال' عبادت گزار' پاکیزہ اعمال کی حامل تھیں آخر شب کی عبادت گزار محنتی اور بڑی غیور عورت تھیں۔ مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتیں غریب عورتوں کی ہر ممکن امداد کرتی تھیں ان کے میکے کے رشتہ دار بہت غریب تھے اور بیبے حالی میں رہتے تھے وہ اکثر ان سے مالی اور کپڑوں وغیرہ کی امداد لینے آتے رہتے تھے۔ آپ بہت دعا گو اور نڈر احمدی خاتون تھیں۔ جبکہ ایک ہی گھر میں رہنے والے دو کٹر غیر احمدی دیور بھی تھے دادی صاحبہ نے ایک دن فرمایا کہ "حضرت بانی سلسلہ جب آخری سفر پر لاہور تشریف لے جانے والے تھے تو حضرت بیگم صاحبہ (اماں جان) نے حضرت صاحب کے گرمیوں کے استعمال کے لئے ہمارے گھر گیارہ عدد ململ کے کرتے سینے کے لئے بھجوائے جو میں نے اور تمہاری امی صابرہ بی بی نے ہاتھ کی سلائی کر کے دو تین دن کے اندر اندر تیار کر کے بھجوا دیئے۔ نیز فرمایا کہ انہی ایام میں میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اچانک آسمان میں ایک کھڑکی نمودار ہوئی جس کے پٹ کھلتے ہی اس میں سے فرشتے قطار در قطار نور کی بھری ہوئی مشکیں اٹھائے آسمان سے نیچے اتر رہے ہیں اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے مکان کے اوپر آکر ان مشکوں سے نور انڈیلنا شروع کر دیا ہے۔ میں تو یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہی رہ گئی۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ ان دنوں حضرت بانی سلسلہ لاہور میں کوئی کتاب بھی لکھ رہے تھے۔ شائد اس لئے کہ حضرت صاحب کی وفات کا وقت قریب سے قریب تر آرہا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی سفر کے دوران حضرت بانی سلسلہ اس دنیا میں اپنا الٰہی مشن پورا کر کے مورخہ 26/ مئی 1908ء کو اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ قادیان کے علاوہ تمام جماعت ہائے احمدیہ کو حضرت بانی سلسلہ کی وفات کی خبر بھی دے دی گئی۔ حضرت بانی سلسلہ کا جسد مبارک لاہور سے ریل گاڑی کے ذریعہ پہنچ رہا تھا اس لئے قادیان سے بہت سے لوگ بٹالہ سٹیشن پر علی الصبح پہنچ گئے ان میں تمہارے ابا بھی شامل تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کا جنازہ کندھوں پر احباب اٹھا کر قادیان لے آئے اور اسے بڑے باغ میں لا کر رکھ دیا گیا جہاں ساری جماعت کے احباب اور مستورات اور قادیان کے غیر احمدی اور ہندو سکھ بھی حضرت بانی سلسلہ کے آخری درشن کرنے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ اس وقت جماعت کے اکابرین نے بشمول حضرت بیگم صاحبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا انتخاب متفقہ طور پر بحیثیت امام جماعت اول تسلیم کیا۔ پھر حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر ساری جماعت نے بیعت کی اور جنازہ پڑھ کر حضرت بانی سلسلہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ اور اس طرح مجھے اپنے مذکورہ خواب کی تعبیر مل گئی اس دن سارے شہر پر ایک عجیب غمناک حالت چھائی ہوئی تھی۔"

میرے آباء و اجداد خاندان مغلیہ قادیان کے ساتھ ہی وارد زمین قادیان ہوئے تھے۔ ہمارا مکان بیت الاقصیٰ قادیان کے قریب تر سردار پرتاب سنگھ و ڈاکٹر گوربخش سنگھ کے مکان کے ساتھ ملحق واقعہ ہے سال 1933ء تک یہ کچا ہی چلا آرہا تھا اس میں ایک بیری کا درخت تھا جس پر صبح و شام بے شمار چڑیاں آکر بیٹھتی تھیں اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے بچے ہمارے گھر آ کر اپنی چھرے والی بندوق سے چڑیوں پر نشانہ بازی کیا کرتے تھے۔ سال 1934ء میں ہم نے یہ مکان گرا کر دو منزلہ پختہ کر لیا اس وقت یہ ایک ہندو کی ملکیت ہے جو اسے کسی قیمت پر بھی اس لئے بیچنے کے لئے تیار نہیں کہ اس کے نزدیک یہ مکان بہت برکت والا ہے۔ راقم نے اس مکان کا نام صابر کا میج رکھا ہوا تھا۔ شائد اب بھی یہ بورڈ لگا ہو گا۔

نیک روحوں کی کشش

راقم عرض کرتا ہے کہ تقسیم ملکی سے قبل سال 1942ء میں میرے چھوٹے بھائی عبدالغنی قریشی کی شادی ہونے والی تھی کہ حضرت اماں جان کو خواب آیا کہ "عالم بی بی کے پوتے کی شادی ہونے والی ہے" آپ نے دوسرے ہی دن صبح اپنی ملازمہ کو ہمارے گھر بھجوا کر پتہ کروایا کہ کیا واقعی ایسا ہو رہا ہے۔ ملازمہ نے ہمارے گھر آکر میری والدہ صاحبہ صابرہ بی بی کہ وہ بھی رفقاء میں شامل تھیں سے دریافت کیا کہ کیا عالم بی بی وفات یافتہ کے کسی پوتے کی شادی ہو رہی ہے۔ تو حضرت والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہاں لیکن تم کو کس نے بتایا ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت اماں جان نے۔ اس پر والدہ صاحبہ بہت خوش ہوئیں۔ اور اسی وقت خود حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ اماں جان آپ کو کیسے پتہ لگا کہ میرے بیٹے کی جو عالم بی بی کا پوتا ہے شادی ہو رہی ہے۔ اس پر حضرت اماں جان نے پنجابی میں جواب دیا کہ "ہاں کڑیے توں تے دسیا نہیں پر مینوں وی میرے رب نے خبر دے ہی دی ہے تینوں پتہ وی اے کہ عالم بی بی نال مینوں کتنی محبت سی" یعنی ہاں بیٹی تم نے تو بتایا ہی نہیں لیکن مجھے بھی میرے رب نے خبر دے ہی دی ہے۔ تمہیں پتہ ہے کہ عالم بی بی کے ساتھ مجھے کتنی محبت تھی دیکھ لو نیک روحوں کا آپس میں کتنا تعلق ہوتا ہے" پھر حضرت اماں جان نے میری والدہ کو ایک رومال اور کچھ پیسے بھی دیئے کہ یہ "دلہن کے لئے میری طرف سے تحفہ ہے" میری والدہ صاحبہ یہ تحفہ لے کر خوشی خوشی گھر آئیں اور عزیز عبدالغنی صاحب کی شادی پر اس کی دلہن ممتاز بیگم قریشی صاحبہ کو حضرت اماں جان کی طرف سے وہ تحفہ دے دیا۔ یہ ممتاز بیگم قریشی خاکسار کی بھانجی بھی ہے اور اس وقت "الممتاز" آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لجنہ کی سرگرم کارکن ہیں۔ گزشتہ ماہ فیصل آباد میں ہماری فیملی میں ایک شادی پر آئیں تو بیان کیا کہ شادی ہونے پر جب میری خوشدامن مجھے حضرت اماں جان کی خدمت میں لے کر گئیں تو انہوں نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ یہ لڑکی کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ اماں جان یہ آپ کی سہیلی عالم بی بی کے پوتے کی دلہن ہے جس کے متعلق آپ نے خواب دیکھا تھا کہ عالم بی بی کے پوتے کی شادی ہو رہی ہے اور آپ نے اسے تحفتہً ایک رومال اور کچھ رقم بھی دی تھی۔ اس پر حضرت اماں جان بہت خوش ہوئیں اور دلہن کو بہت پیار کیا اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ افسوس کہ یہ رومال ملکی فسادات تقسیم ملکی کے وقت قادیان میں ہی لٹ گیا جس کا ہم سب کو اب تک دلی افسوس ہے۔ تو یہ تھیں حضرت اماں جان اور ان کی سہیلی عالم بی بی۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاوے دنیا بھی اسی کی ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمالک-لاہور

محترم مبارک محمود صاحب پانی پتی

مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی ابن حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی برادر مکرم محمد احمد صاحب پانی پتی اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی وفات 28- ستمبر 96ء کو لاہور میں ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

خاکسار کی پہلی ملاقات 1967ء میں مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع' علاقہ لاہور حال نائب ناظر دارالضیافت ربوہ کے ہمراہ خدام الاحمدیہ کے ایک کام کے سلسلہ میں ان کے مکان واقع رام گلی نمبر4 برانڈرتھ روڈ لاہور میں ہوئی اور پہلی دفعہ مکرم حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سے تعارف ہوا۔ اس کے بعد گاہے گاہے ملاقات ہوتی رہی مگر 74ء میں جب جماعت کے خلاف فسادات ہوئے اور عارضی طور پر لاہور کے موجودہ امیر مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کی کوٹھی 93 خورشید عالم روڈ لاہور چھاؤنی میں جماعت کا دفتر اس کام کے سلسلہ میں بنا تو وہاں خاکسار کو خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور مکرم مبارک محمود صاحب کو جماعت کی طرف سے کام کرنے کے لئے ڈیوٹی دی گئی جہاں پہلے سات دن اور آٹھ راتیں مسلسل جاگ کر ڈیوٹی دی۔ اس اکٹھے کام کرنے کے بعد یہ تعلق بڑھتا گیا اور پھر ہر موقعہ پر اکٹھے ہوئے اور خدمت کی توفیق ملی چند واقعات قابل ذکر ہیں جن کا بیان کرنا ضروری ہے اور اہم بھی ہیں۔

1987ء میں جب پہلی بار لندن جانے کا پروگرام بنایا اور اس وقت دل کی تکلیف مکرم شیخ صاحب کو تھی مکرم امیر صاحب لاہور کی ہدایت تھی کہ ڈاکٹر صاحب لکھ دیں تو لندن جا سکتے ہیں ورنہ نہیں چنانچہ کرنل نوری صاحب سے رابطہ کیا وہ ان کے معالج تھے تو انہوں نے لکھ دیا کہ جا سکتے ہیں۔ ہوائی سفر کر سکتے ہیں۔ مگر Attendent ساتھ ہونا ضروری ہے اس پر انہوں نے اپنے داماد برادرم لئیق چغتائی صاحب کو ساتھ تیار کیا مگر پھر بھی رو ک بنی مجھے کہنے لگے دعا کرو اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کر دے میں نے عرض کی وعدہ کرتا ہوں دعا کروں گا مگر مشورہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کر لیں۔ تین روز کے بعد دوبارہ ملاقات ہوئی تو مجھ سے کہنے لگے میں نے ایک ضروری بات آپ سے کرنی ہے مگر علیحدگی میں کرنی ہے میں نے کہا آجائیں کر لیں تو مجھے بتایا کہ تم نے ایک مشورہ دیا تھا میں نے خواب میں "منظور حسین" لکھا ہوا پڑھا ہے۔ آپ اس کا مطلب بتائیں میں نے عرض کی آپ لندن جائیں گے مگر راستہ میں کوئی ابتلا بھی آئے گا۔ چنانچہ جب ہم لوگ لاہور سے کراچی گئے اور وہاں سے براستہ قاہرہ لندن جانے لگے تو کراچی کے ہوائی اڈاہ پر کافی احمدیوں کو گرفتار کر لیا جن میں ان کے داماد بھی تھے وہ روک لئے گئے پھر مقدمہ چلا اور کیس ختم ہوا اور وہ جلسہ پر جا بھی نہ سکے اور ہم سفر پر روانہ ہو گئے اور بخیریت پہنچ گئے جو اس خواب کی تعبیر تھی۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی خدمت کی توفیق دی جس کا انہوں نے کئی دوستوں سے اظہار بھی کیا جو خدا تعالیٰ کا فضل تھا دوسرا واقعہ جب آخری مرتبہ آپ لندن گئے اس وقت کا ہے۔ طریق یہ تھا کہ ہم دونوں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن دوپہر کا کھانا۔ ریل / بس کا ٹکٹ۔ چائے اور سفر کا دیگر خرچ وہ کرتے اور ایک دن سارا خرچ خاکسار کرتا۔ ہوا یوں کہ ایک دن میری خرچ کرنے کی باری تھی ہم دوکان پر گئے کافی اشیاء خوردونوش لیں اور انہوں نے بھی اپنی پسند کی اشیاء لیں ان میں ایک خوبصورت رنگ کی کیوی پالش کی بڑی ڈبی کی شکل کی ڈبی بھی رکھ لی جس پر خوبصورت پھلوں کی تصویر تھی۔ بل ادا کیا اور سفر پر روانہ ہوئے East Putney اسٹیشن سے روانہ ہوئے اور وکٹوریہ اسٹیشن پر جا کر اترے وہاں پلیٹ فام پر مجھے کہنے لگے مجھے ضعف ہو رہا ہے کھانے کو کچھ دو میں نے جوس دیا۔ بسکٹ دیئے تو انہوں نے فرمایا میں نے ایک ڈبی اس میں رکھی تھی وہ دو جب میں نے وہ ڈبی دی تو ساتھ ہی بنچ پر ایک گوری میم بوڑھی بیٹھی تھی اس نے آواز دی۔ Dont eat اس کو مت کھاؤ میں نے عرض کی شیخ صاحب وہ بوڑھی عورت یہ کہہ رہی ہے اسی پر شیخ صاحب نے مجھ سے کہا پوچھو کیوں۔ میں نے پوچھا تو اس نے انگلی سے اشارہ سے بتایا کہ اس ڈبی پر لکھا ہوا ہے کہ

This for cat / cat food

جب میں نے پانی پتی صاحب کو بتایا تو ہنس کر بولے آپ نے اس دوکان پر کیوں نہ مجھے بتایا میں نے کہا آپ نے خریدی۔ بل میں نے ادا کیا آپ کی پسند تھی آپ کو دیکھنا چاہئے تھا تو کہا رکھ لو اس کو واپس کر دیں گے چنانچہ واپسی پر اس کو یہ ڈبی واپس کر دی اور رقم حاصل کر لی۔

بہت اچھے ہم سفر انسان تھے۔ دوستوں کے دوست تھے۔ ہمدرد تھے۔ خدمت کا بے حد شوق تھا چنانچہ باوجود بڑھاپا اور پیرانہ سالی کے آخری عمر کے حصہ میں بھی ہر روز علامہ اقبال ٹاؤن کے آخری بلاک جہاں ان کی رہائش تھی ہر روز باقاعدگی سے دارالذکر آتے تھے اور 4/ 3 گھنٹے وقت گزار کر کام کر کے جاتے۔

خاکسار نے دنیا کے بڑے بڑے ملک دیکھے ہیں اور بڑی بڑی ہوائی کمپنیوں پر سفر کیا ہے اور بہت لوگ ہم سفر بھی ہوئے مگر مبارک محمود صاحب کے ساتھ سفر کا اپنا ہی ایک مزہ تھا بہت دوست انسان تھے۔

ایک دفعہ ہم لندن میں تھے کسی جگہ کھڑے تھے اور آپس میں کسی بات پر تکرار کر رہے تھے کسی صاحب نے ہم کو دیکھا اور سمجھا کہ ہم جھگڑا کر رہے ہیں اسی صاحب نے لاہور آکر مکرم چوہدری رشید صاحب شاہ نواز میڈیکل سٹورز والوں کو بتایا کہ وہ دونوں اس طرح کر رہے تھے جب ہم واپس آئے تو رشید صاحب نے پوچھا آپ کی شکایت ہے کہ دونوں ہر چوک پر جھگڑتے تھے اور پھرتے بھی اکٹھے تھے اس کی کیا وجہ ہے میں نے کہا تاکہ جو پیار ہم میں ہے اس کا حسد نہ ہو جائے۔

امامت سے بے حد پیار تھا اور آقا کو بھی ان سے پیار تھا جس کا اظہار حضرت صاحب نے ان الفاظ میں آپ کی وفات پر فرمایا ہے۔

مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور جماعت کے مخلص فعال کارکن جن کے ساتھ بچپن ہی سے مجھے خدام الاحمدیہ کے سلسلے میں کام کرنے کا موقع ملا اور ہمیشہ بہت ہی اخلاص کے ساتھ یہ مفوضہ فرائض سرانجام دیا کرتے تھے۔...... ان میں مبارک محمود پانی پتی کا نام بھی ہمیشہ رہے گا کیونکہ بڑا سلیقہ تھا خدمت کا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ص 9 خطبہ 4- اکتوبر 96)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ پیارے مبارک محمود صاحب کے درجات بلند سے بلند فرمائے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اپنی رضا پر راضی رہتے ہوئے پہلے سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔

ملک رفیق احمد-ربوہ

پانی کے مسائل

انسان کو اس دنیا میں رہتے ہوئے بے شمار قسم کے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے ان میں سے وہ مسائل جو ذاتی نوعیت کے ہیں ان کی تفصیل تو ہر ایک کی الگ الگ ہے لیکن ایک وہ مسائل ہیں جو مشترکہ مسائل ہیں یعنی اگر تکلیف پہنچتی ہے تو معاشرہ کے بہت بڑے طبقے کو اور اگر فائدہ یا سہولت ملتی ہے تو اس سے بھی ایک بڑا طبقہ مستفید ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ پانی کا ہے۔ جس طرح پینے کے پانی کی کمی تکلیف اور پریشانی کا موجب بن جاتی ہے اسی طرح آج ہمارے اس زمانہ میں استعمال شدہ پانی بھی ہمارے ملک میں ایک نئی پریشانی کی صورت پیدا کرتا ہے۔ جتنا بڑا گاؤں یا قصبہ یا شہر ہوتا ہے اور اس میں کارخانے بڑھتے جاتے ہیں ان کا استعمال شدہ پانی اردگرد کی آبادی کے لئے وبال جان بنتا جا رہا ہے۔

پاکستان کے شہروں' گاؤں اور قصبوں میں گورنمنٹ پوری کوشش کر رہی ہے کہ ہر ایک کو پینے کے لئے پانی مہیا ہو سکے اور تا وہ اس کو اپنی دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی استعمال کر سکے جس کی وجہ سے اب کنوؤں کی کمی ہوتی جا رہی ہے یعنی ہر گھر کامل طور پر سرکاری انتظام پر ہی بھروسہ کرنے لگا ہے لیکن یہ بھی صورت سامنے آئی ہے کہ کسی شہر یا قصبہ میں وہاں کی زمین کا پانی ہی اس قابل نہیں کہ پینے کے لئے یا دوسری ضرورتوں کو پورا کرنے کے استعمال ہو سکے یعنی پانی نمکین یا کھارا ہے یا اس میں کوئی نقصان دہ کیمیکلز ہیں۔ اس صورت میں وہاں کے رہنے والوں کے لئے پانی کے حصول کی واحد صورت وہی پانی ہے جو پائپوں کے ذریعہ آتا ہے۔ آپ پائپوں کے ذریعہ پانی پہنچانے والے گھروں میں وافر پانی پہنچانے کی نیت کر کے لوگوں کی دعائیں بھی حاصل کر سکتے ہیں یا پانی میں کمی کر کے ان کے لئے مصیبت بھی کھڑی کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض گھروں میں واٹر موٹروں کا کنکشن ان پائپوں کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جن میں پانی آرہا ہوتا ہے اس طرح ہمسائے سخت تکلیف اور پریشانی سے دوچار رہتے ہیں اور بعض اوقات بعض گھروں میں اپنے کنکشن مقررہ پائپ سے بڑھ کر لگا دیئے جاتے ہیں یا ان میں ایسی تبدیلی کر دی جاتی ہے کہ پانی آگے نہ جائے۔ اس طرح کی بہت سی صورتیں دیکھنے میں آئی ہیں جن میں اپنے حق سے زیادہ پانی کھینچ لیا جاتا ہے یا پانی کی تقسیم کے ذمہ دار ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق پانی مہیا کرتا نہیں چاہتے یا ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے یا انتظام کرنے والے اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ اپنی مہارت سے ہر ایک کے لئے یہ بنیادی ضرورت کی چیز مہیا کر سکیں اس لئے بہت سے لوگ پانی کی کمی کے سبب تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اسی وقت ان کے اردگرد رہنے والے وافر مقدار میں پانی حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔

پانی کی کمی ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے سبب نہ صرف بڑے تکلیف اٹھاتے ہیں بلکہ بچے بھی پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوتے ہیں۔ پانی پینے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے کپڑے دھونے کے لئے بھی' کھانا پکانے' برتن دھونے اور صفائی کے لئے بھی یہی پانی استعمال ہوتا ہے اور اگر کسی نے کوئی جانور پالا ہوا ہے تو اس کو بھی پانی کی ضرورت ہے اس لئے پانی مہیا کرنے والوں کا یہ فرض ہے کہ ان سب امور کو اولیت دے کر اپنے جیسے دوسرے انسانوں کے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کرنے کی کوشش کریں اور گھروں والے بھی کوئی ایسی صورت نہ پیدا ہونے دیں کہ ان کے قریب رہنے والے پانی سے محروم رہ جائیں اور وہ باغ بیل بوٹے لگا کر ان کی سہولتیں چھین رہے ہوں۔

بڑے شہروں میں ان دنوں استعمال شدہ پانی بھی ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ریل کے ذریعہ سفر کریں یا بس کے ذریعہ دو چیزیں آپ کو انتظامیہ کے لئے چیلنج نظر آئیں گی ایک گندہ پانی جو گندی نالیوں اور گٹروں سے شہروں کے باہر یا شہروں کے ساتھ جمع ہو رہا ہے اس پانی کے لئے ریلوے والوں کی زمین زیادہ تر کام میں آرہی ہے اس گندے پانی میں خدا نے بعض پھول بھی پیدا کئے ہوئے ہیں جو سفید اور دوسرے رنگوں کے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ہمیں وہاں سنگھاڑے کے لہلہاتے کھیت نظر آتے ہیں۔ اکثر لوگ سنگھاڑے کے متعلق جانتے تک نہیں کہ اس کو عام کھیتوں میں کاشت نہیں کیا جاتا۔ بلکہ گندے پانی میں اگتا پھلتا پھولتا ہے اور جن دنوں سنگھاڑا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

تحریک انتفادہ کا احیاء

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان اسرائیل کی سابق حکومت کے ذریعے جو امن معاہدہ طے پایا اور فلسطینیوں کو خود مختار علاقہ ملا اس عمل کی کامیابی کا بہت بڑا سہرا تحریک انتفادہ کے سرباندھا جاسکتا ہے۔

انتفادہ کی تحریک فلسطینی عربوں کی ان کے علاقے میں نوجوان لڑکوں اور چھوٹے بچوں کی تحریک تھی جس میں بڑے بھی شامل تھے۔ یہ بچے اور لڑکے کسی چوک پر نمودار ہوتے اسرائیلی فوجیوں پر پتھر پھینکتے۔ اور بھاگ جاتے۔ اسرائیلی فوجی ان کے پیچھے بھاگتے۔ کبھی کسی نوجوان کو پکڑ بھی لیتے اور اس کی خوب درگت بناتے۔ کبھی آنسو گیس چھوڑتے اور کبھی کبھی کوئی عرب یا فلسطینی نوجوان اسرائیلی فوج اور پولیس کے ہاتھوں زندگی کی بازی بھی ہار جاتا۔ باضابط ہتھیاروں کے بغیر صرف پتھروں کے سہارے لڑی جانے والی اس جنگ نے اسرائیلیوں کو زچ کرکے رکھ دیا اور ان کو بالاخر فلسطینیوں سے صلح کرنی پڑی اور اپنے انتہاپسندانہ اصولوں کو ترک کرکے اعتدال کی پالیسی اختیار کرنی پڑی اور سابق لیبر حکومت نے زمین کے بدلے امن کی پالیسی اپناکر فلسطینی خود مختار اتھارٹی کا قیام کرکے مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج واپس بلالی اور روزمرہ کا انتظام فلسطینیوں نے سنبھال لیا۔

لیکن لیبر پارٹی کی اعتدال پسندانہ روش اسرائیل کے مذہبی جنونی یہودیوں کو ایک آنکھ نہ بھائی۔ پہلے تو اسرائیلی وزیراعظم رابن اس کا شکار ہو کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر ان کی سیاسی جماعت انتخابات بھی ہار گئی اور اسرائیل میں ایک بار پھر مذہبی انتہاپسند پارٹی لیکوڈ پارٹی نے حکومت سنبھال لی۔

موجودہ حکومت نے فلسطینی عربوں سے محاذ آرائی کا سلسلہ شروع کر دیا اور امن معاہدے کے جو مراحل ابھی طے پانے باقی تھے ان میں روڑے اٹکانے شروع کر دیئے اس پر عرب ایک بار پھر متحد ہو گئے اور جن ممالک نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کا عمل شروع کیا تھا وہ بھی اسرائیل کے خلاف صف آراء ہو گئے۔ انتفادہ کی تحریک فلسطینیوں کی انتہا پسند تحریکوں نے شروع کی تھی اور اعتدال پسند یاسر عرفات کی پی ایل او نے اس کی حمایت کی تھی۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف محاذ آرائی کی جو روش جاری کی ہے اس کے پیش نظر فلسطینی تنظیم پاپولر فرنٹ کے لیڈر جارج حباش نے جو مذہبا عیسائی ہیں' اپنی تنظیم کی 29 ویں سالگرہ کے موقع پر دمشق میں ایک بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ فلسطین کی تمام انتہاپسند پارٹیوں نے اسرائیل کے خلاف تحریک انتفادہ دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جارج حباش نے کہا کہ اسرائیل نے فلسطینیوں کی 93% اراضی پر قبضہ کر رکھا ہے اور وہ اب فلسطینی علاقوں میں یہودی بستیوں کو توسیع دینے کا کام شروع کر رہا ہے۔ انہوں نے اس فیصلے پر اسرائیل پر سخت تنقید کی۔ جارج حباش نے عرب ملکوں سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لانے کا عمل روک دیں۔ اور اسرائیل کے خلاف صف آراء ہو جائیں۔

تحریک انتفادہ کا احیاء اسرائیل کو سخت مشکلات میں مبتلا کر دے گا۔ اور اسرائیل کے خلاف فلسطینیوں کی تحریک میں نئی روح پھونک دے گا۔

ادھر جنوبی لبنان کی بندرگاہ طائر کے قریب سے شمالی اسرائیلی علاقے میں حزب اللہ نامی تنظیم نے 3۔ کاتیو راکٹ پھینکے۔ تاہم ان راکٹوں سے ہونے والے نقصان کی تفاصیل کا پتہ نہیں چل سکا۔

○○○

برما کی حکومت کا جواب

برما کی فوجی حکومت کے لیڈروں نے گزشتہ روز دارالحکومت رنگون میں ایک امریکی سفارت کار کو مقبول عوامی لیڈر مادام آنگ سان سوکئی سے ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وائس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق آنگ سوکئی کے گھر کے چاروں طرف رکاوٹیں کھڑی کردی گئی ہیں۔ تاکہ کوئی شخص مادام سوکئی سے نہ مل سکے۔ برما کی حکومت نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ برما کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے۔

یاد رہے کہ چند دن قبل امریکہ نے برما کی فوجی حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ وہ جمہوریت کے حامیوں کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرے۔ یاد رہے کہ برما میں کئی سال سے فوجی حکومت برسراقتدار ہے۔ اس حکومت نے جمہوریت کا راستہ روکا ہوا ہے۔ اور کئی سال قبل برما میں ہونے والے عام انتخابات میں جب مادام سوکئی نے اکثریت حاصل کی تو انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کرکے ان کو نظر بند کر دیا اور عرصہ دراز تک ان کو ان کے گھر میں قید رکھا گیا۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

پر پھل لگتا ہے جو کہ پانی میں ہی ہوتا ہے تو لوگ اس اسی گندے پانی میں چل پھر کر اسی کو اکٹھا کرتے ہیں اور پھر شہروں میں ریڑھیوں پر اس کو فروخت کیا جاتا ہے۔ بہرحال قدرت نے اس میں سے بھی بہتر چیز پیدا کر دی ہے لیکن پانی کا مسئلہ بہرحال ابھی تک لاینحل ہے یا تو یہ کیا جائے کہ سنگھاڑے کے بیج اکٹھے کرکے ان شہروں کے گندے پانی تک بھی پہنچا دیئے جائیں جہاں سنگھاڑا ابھی متعارف نہیں تا اس جگہ سے بھی کوئی فائدہ حاصل کیا جاسکے یا وہ پھول جو اس گندے پانی میں ہوتے ہیں ان کے بیج سارے شہروں کی انتظامیہ کو مہیا کر دیئے جائیں تا وہ شہروں کی بدصورتی کو خوبصورتی میں تبدیل کر سکیں۔

گندے پانی کا مسئلہ لاینحل نہیں لیکن ابھی تک بہرحال حل نہیں ہو رہا۔ اس کو اگر نہروں یا دریاؤں میں یا سمندر میں ڈال دیا جائے۔ تو یہی پانی اول تو مچھلیوں کو نقصان دے گا اور اگر یہ پانی کھیتوں میں جاتا ہے تو ان کو نقصان دے گا اور اگر لوگ پیتے ہیں تو ان کے لئے بیماریوں کے پیدا کرنے کا سبب بنے گا کیونکہ یہ گندہ پانی صرف گھروں کا نہیں ہے بلکہ مختلف کارخانوں سے بھی پانی آتا ہے جس میں بے شمار قسم کے کیمیکلز اور نقصان دہ دوائیں شامل ہیں۔ کارخانوں میں کون سے کیمیکلز یا دوائیں استعمال ہوتی ہیں اس کی تفصیل تو وہی جانتے ہوں گے جو انہیں استعمال کرتے ہیں لیکن کیمیکلز کا اثر اس طرح اب محسوس ہو رہا ہے کہ ظاہری رنگ میں چیزوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال پیدا ہو رہا ہے۔ چینی کی قیمتیں جوں جوں بڑھ رہی ہیں اسی رفتار سے چینی کی مٹھاس میں کمی ہوتی جارہی ہے۔ جیسے جوں جوں پاکستان میں غربت بڑھ رہی ہے سڑکوں پر کاروں بسوں ٹرکوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جوں جوں مہنگائی بڑھ رہی ہے ٹیکس بڑھ رہے ہیں۔ لیکن یہ باتیں تو میرے موضوع سے تعلق نہیں رکھتیں لیکن پانی کے مسائل ایسے مسائل ہیں جن کو حل کرنے کے لئے ہر اس ذمہ دار کو پوری ہمدردی سے متوجہ ہونا چاہئے جس کے ذمہ لوگوں کو پانی مہیا کرنے کا کام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پانی جیسی نعمتیں بارش کے ذریعہ اور چشموں کے ذریعہ اور دریاؤں کے ذریعہ اپنی مخلوق تک پہنچائی ہیں لیکن یہ وہ زمانہ ہے جب کہ شہروں کی آبادیوں کے بڑھنے کی وجہ سے مکینوں کے لئے بہت سے مسائل لے کر آرہا ہے۔ گرمیوں میں پانی کی کمی صورت میں تکلیف حد سے بڑھ جاتی ہے لیکن اگر پانی بالکل ختم ہو جائے یا نہ ملے تو ایسی خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے جو اس گھر کے لئے سخت مصیبت پیدا کر دیتی ہے۔ اس زمانہ میں بڑی بڑی موٹریں پمپ لگا کر پانی کو بڑے بڑے تالابوں میں ڈال کر' ٹینکیوں کے ذریعہ شہریوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے اور جہاں جہاں کی انتظامیہ پانی مہیا کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے لیکن اگر کسی جگہ ایسی صورت ہو کہ پانی مہیا نہ ہو سکتا ہو تو اس زمانہ میں بجلی کی موجودگی میں مزید ٹینکیاں بنا کر جو خواہ زمین دوز ہوں یا اوپر بلندی پر ہوں عوام کی خدمت کے کامیاب طریقے سوچے جاسکتے ہیں۔

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

○ بچے کی پیدائش سے قبل تو تمام والدین سے نیا کوائف فارم (وقف نو میں شامل کرنے کے لئے) پر کروایا جاسکتا ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد صرف لڑکے کا کوائف فارم پر کروایا جائے۔

(وکالت وقف نو)

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور کی پہلی مالی تحریک

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت کی نوید لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آکر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

عہدیداران جماعت کا فرض

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا ...... ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"

چونکہ تحریک جدید کا سال 31- اکتوبر 1996ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ چھاؤنی مورخہ 12- دسمبر 1996ء کو وفات پاگئے- آپ لمبا عرصہ زعیم اعلیٰ انصاراللہ نوشہرہ چھاؤنی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے- اسی طرح چند سال نوشہرہ جماعت کے صدر بھی رہے- آپ مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کے چھوٹے بھائی تھے- اور نیشنل بینک میں وائس پریذیڈنٹ تھے- گذشتہ سال اچانک زیادہ بیمار ہو گئے-

میڈیکل ٹسٹوں سے برین ٹیومر کا پتہ چلا- بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر سے گزار- تمام تر ممکنہ علاج کے باوجود آخر خدا کی تقدیر پوری ہوئی اور آپ مالک حقیقی سے جاملے- ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ولد چوہدری شاہ دین ساکن سنجر جانگ ضلع حیدر آباد مورخہ 15- دسمبر 1996ء کو بعمر 85 سال اپنے مالک حقیقی سے جاملے ان کا جنازہ 16 دسمبر کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب نے دعا کروائی احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں-

اہم اعلان

○ قائداعظم یونیورسٹی میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ شروع ہو چکا ہے جس کا اشتہار نظارت نے روزنامہ الفضل کے مورخہ 96-12-16 میں شائع کروایا ہے- وہ احمدی طلباء و طالبات جو قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ نظارت سے بعض معلومات حاصل کرکے جائیں تاکہ ان کو کسی قسم کی مشکل نہ پیش آئے-

اعلان داخلہ

○ کراچی یونیورسٹی نے M. S. c بایو ٹیکنالوجی (Biotechnology) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- وہ طلبہ جنہوں نے B. S. c میں مائیکرو بیالوجی (Microbilogy) یا بایو کیمسٹری (Biochemistry) مضمون پڑھا وہ درخواست دینے کے اہل ہیں- داخلہ فارم وغیرہ U.B.L یونیورسٹی برانچ سے مبلغ 150 روپے ادا کرکے دستیاب ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-12-24 ہے-

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم انیس احمد صاحب خالد ابن مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب نے 1980ء میں 580/A غلام محمد آباد فیصل آباد سے وصیت کی تھی اگر موصوف خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو ان کے ایڈریس سے مطلع فرمائیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

2- مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

1- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے-

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں- اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے- آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں-

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے-

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

ا- اگر وہ اس مبارک تحریک کے ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں-

ب- جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں- نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں-

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں-

2- مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے-

سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ
دارالضیافت، ربوہ

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ہر بچہ وقف جدید میں حصہ لے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آخر پر یہ بات یاددہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں- کوشش یہ کرنی چاہئے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو...... میں سمجھتا ہوں کہ تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں-

(ناظم مال وقف جدید)

احسان کا بدلہ

اگر زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی شخص نے آپ کی اس طرح مدد کی ہے کہ آپ اس کے ممنون احسان ہیں تو ہمیں وہ واقعہ تفصیل سے لکھ کر بھیجئے- اور اگر آپ نے اس واقعہ کے بعد کبھی کوئی ایسی بات کی ہے جسے اس شخص پر احسان کے زمرے میں لایا جا سکتا ہو تو وہ بھی ضرور لکھئے-

مقصد ہمارا یہ ہے کہ ایسے واقعات پڑھ کر اخلاق کے اس شعبے کو بڑھاوا ملے اور نہ صرف ہم ایک دوسرے کی اس طرح مدد کرنے کے درپے رہیں کہ اسے احسان بھی کہا جا سکے بلکہ جس کی مدد کی جائے وہ ممنونیت کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پائے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ضرور کرنی چاہئے کہ دوسرے شخص پر احسان کا رنگ اسے دیا جاسکے- ہم آپ کے ایسے واقعات کو شائع کرکے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتے ہیں- ہر واقعہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہئے اور اس میں کسی قسم کے مبالغے کو داخل نہ کیا جائے-

(ادارہ)

وقف جدید

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے-

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے-

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

شروع کرتا ہے اور یہ سفر بتاتا ہے کہ ہر لحہ جو قدم اٹھاتا ہے وہ ایک بشاشت کا قدم ہے اس میں ایک طلب پیدا ہو جاتی ہے اور یہی صورت حال ہے جو انسان کو روحانی سفر میں نصیب ہوتی ہے-

جب بھی آپ بدیوں سے دور ہونے کا سفر کریں گے اور دعا کریں گے کیونکہ دعا کے بغیر یہ سفر ممکن نہیں ہے تو آپ کے اندر ایک نئی زندگی جاگ اٹھے گی- جو آپ سب سے زیادہ اس کے گواہ بنیں گے کہ ہاں میں زندہ ہو رہا ہوں- وہ زندگی ہے جو آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق عطا کرے گی اور جتنا بھی آپ دعوت الی اللہ اس زندگی کے حصول کے ساتھ کریں گے اتنا ہی اس دعوت الی اللہ یعنی اللہ کی طرف بلانے میں برکت نصیب ہوگی اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونے لگیں گے- پس انتظار نہیں کرنا کہ جب تک بدیاں ہٹ نہ جائیں اس وقت تک دعوت نہیں کرنی، نہ اس بات پر تسلی رکھ کر اپنی عمر ضائع کرنی ہے کہ عمر بڑی پڑی ہے کسی وقت بھی ٹھیک ہو جائیں اب چلنے دو-

(از خطبہ 18- اکتوبر 1996ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 - دسمبر - 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے ایم۔ پی۔ او آرڈر منسوخ کرتے ہوئے معزول وزیر اعظم کے شوہر آصف زرداری کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر زرداری مزید کسی مقدمے میں ملوث نہیں ہیں تو انہیں رہا کر دیا جائے۔

○ نگران وفاقی وزیر قانون فخر الدین جی ابراھیم نے کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وفاقی وزیر قانون نے بتایا کہ ان کے بعض امور پر حکومت سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ ان میں ایک وجہ احتسابی نظام کے متعلق بھی ہے۔

○ رشوت کے الزام میں گرفتار سابق جج چوہدری ظہور حسین کو اس کی بیوی اور ساتھی کچہری سے زبردستی چھڑا کر لے گئے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو متنبہ کیا ہے کہ وہ انتخابات میں رخنے نہ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ معزول وزیر اعظم خود فریبی کے مرض میں مبتلا ہیں وہ اس بات پر عمل کرتی ہیں کہ بھٹوز حکمرانی کے لئے بنے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بروقت الیکشن کرا کر جاؤں گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ انتخابی عمل شروع ہو گیا ہے اب شکوک و شبہات دور ہو جانے چاہئیں۔ حکومت معلق پارلیمنٹ کے لئے کام نہیں کر رہی۔ یہ تاثر مایوس عناصر پھیلا رہے ہیں۔ انتخابات 3 فروری 97ء کو ہی ہوں گے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کی جیت نظر آ رہی ہے میں کسی کا گلا گھونٹ کر ووٹ نہیں لے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ آئی۔ ایم۔ ایف کے بغیر ملک نہیں چل سکتا ہم اس کی پالیسیاں مسترد نہیں کر سکتے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان رمدے نے سابق وزرائے اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی اور میاں منظور احمد وٹو کی طرف سے صوابدیدی فنڈز کے بے دریغ اور ناجائز استعمال کے انکشافات پر کہا ہے کہ نکئی اور وٹو غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے مال پر گلچھرے اڑاتے رہے۔ دونوں نے لاکھوں روپے نکلوائے۔ جن کی تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا نکئی بے نظیر کے ساتھ جاپان گئے تو گیارہ لاکھ روپے نکلوائے۔ اور فرانس سے گڑیا کی خریداری پر خرچ کر دیئے عمرہ پر گئے تو 19 لاکھ روپے صرف کئے۔ نکئی نے پیپلز پارٹی کے یوم تاسیس کے انتظامات پر تین لاکھ سال نو کی تقریبات کے لئے پھلوں کے ٹوکرے خریدنے پر 82 ہزار روپے اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سٹاف کو عیدی دینے پر بارہ لاکھ خرچ کئے۔ جسٹس خلیل الرحمان رمدے نے کہا کہ آڈیٹر جنرل سے بھی پوچھا جائے گا کہ 1990ء کے بعد صوابدیدی فنڈز کا آڈٹ کیوں نہیں کیا گیا۔ یتیموں اور بیواؤں کے مال پر عمرے کئے جاتے ہیں اس کا کیا جواز ہے۔

○ چیف احتساب کمشنر نے کہا ہے کہ انہیں ابھی تک نواز شریف، بے نظیر، اور زرداری کے خلاف کوئی شکایت نہیں ملی۔ صرف ایک ماہ میں تین کیس ہائی کورٹ بھیجے ہیں سرکاری ادارے جو کیس بھیجتے ہیں ہم ان کی دوبارہ تفتیش کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تحقیق کر رہے ہیں کہ 52 سابق ارکان اسمبلی اور سینیٹروں کو ایسی کونسی بیماریاں تھیں کہ چھ کروڑ روپے کی دوائیں استعمال کیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ایوان صدر میں بنائے گئے انتخابی نتائج ہرگز تسلیم نہیں کریں گے انہوں نے مطالبہ کیا کہ جیتنے والے کا سرکاری اعلان پولنگ سٹیشن پر ہی کیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم اس کے خلاف تحریک چلائیں گے انہوں نے بتایا کہ ایوان صدر میں الیکشن سیل قائم کیا گیا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے لاہور ہائی کورٹ سے خطاب کے دوران کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لغاری نے 22 کروڑ کے صوابدیدی فنڈ خرچ کئے۔ انہوں نے پوچھا کہ صدر اور نگران احتساب سے کیوں بالاتر ہیں۔ صدر بتائیں کہ مجھے یا نواز شریف کو ووٹ نہیں ملیں گے تو کسے ملیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کا بہت نازک کردار ہے۔ ثابت کرنا ہو گا کہ لاہور اور لاڑکانہ کے وزیر اعظموں کے لئے ایک ہی قانون ہے یا مختلف قانون ہیں۔ ہمارے خلاف جھوٹی کہانیاں گھڑی جا رہی ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ نادہندگان کی فہرست میں میرے رشتہ دار ہیں یا صدر کے۔ انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا کہ وہ خود بتائیں کہ یونس حبیب سے انہوں نے پیسے لئے ہیں یا نہیں۔

○ نگران وزیر اعظم کے مشیر خزانہ شاہد جاوید برکی نے کہا ہے کہ آئی ایم۔ ایف پاکستان کو 83 کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گا۔ عالمی مالیاتی ادارے نے پاکستان کی استدعا پر سٹینڈ بائی کریڈٹ کی معیاد ستمبر 1997ء تک بڑھا دی ہے۔ ہمیں آج 8 کروڑ مل جائیں گے۔ 55 کروڑ 10 لاکھ دستیاب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان بنکنگ کونسل توڑنے کا فیصلہ واپس نہیں لیا گیا۔ پاکستان کو اوپن مارکیٹ میں شامل ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمت کم ہونے پر ہم بھی کم کر دیں گے۔ کنونشن سنٹر کی منظوری دینے والوں کو ہک پر لٹکانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ زبانی احکامات پر فنڈز جاری کرنے والے افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

○ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے امیر مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ ان کی جماعت پیپلز پارٹی سے انتخابی اتحاد کرے گی نہ مسلم لیگ (ن) سے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر نے اسمبلیاں توڑ کر ملک کو مزید اندھیروں میں دھکیل دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس شیخ اعجاز نثار نے کہا ہے کہ عدلیہ نے کبھی پارلیمنٹ پر بالادستی کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ مقننہ، انتظامیہ، اور عوام میں توازن برقرار رکھتی ہے۔

○ جمعیت علمائے پاکستان کے صوبائی پارلیمانی بورڈ نے سندھ سے پارٹی کے متوقع امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے لیکن ان امیدواروں میں پارٹی کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کا نام نہیں ہے۔

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ یہ کیسا احتساب ہے کہ صدر وزیر اعظم عدلیہ اور جرنیل اس سے باہر ہیں۔

سیل • سیل • سیل
مردانہ اور لیڈیز ہر موسم کے کپڑے پر سیل جاری ہے
کوٹ برقعہ ریڈی میڈ بھی دستیاب ہے فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

سنہری موقعہ کارنر بیت الاقصیٰ
پر رحمان کالونی میں باموقع 3 دوکانیں اور مکان
جگہ 5 مرلے رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سینٹر
فون دفتر 211842 گھر 212205

دُعا اللہ پڑھے،
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لیے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
• زدجام عشق خاص • زدجام عشق
• خمیرہ چاندی کی گولیاں • نواب شاہی
• شباب آور موتی • تاغیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434، 211434 (04524)

ایک باموقع کوٹھی (کمرشل ایریا) برائے فوری فروخت
برلب سڑک، ساہیوال روڈ ملحقہ بیت الاقصیٰ رحمان کالونی نمبر 2 رقبہ 1 کنال 50x110 فٹ۔ تین بیڈ روم، اٹیچڈ باتھ روم، ڈرائنگ ڈائننگ روم TV لاؤنج، کچن، 3 سٹور روم، کار پورچ، برآمدہ، دو عدد گراسی لان علاوہ اس کے ایک عدد آفس 10x20 معہ دو عدد سٹور روم ہر قسم کے بزنس کے لئے نہایت موزوں۔
ٹیلی فون، پانی، بجلی، سوئی گیس موجود
برائے فوری رابطہ
ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد
رحمان کالونی نمبر 2 ربوہ

(ٹاپ کوالٹی)
شلوار قمیض
عبد الغفار
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار
(ربوہ)
مردانہ۔ بچگانہ۔ لیڈیز
ریڈی میڈ ملبوسات
فون دکان 212039
فون رہائش 211810

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21۔ ہال روڈ۔ لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
1911ء سے مصروف خدمت
دشمن مرض لیکوریا کے لئے
یونانی
سیلکوریا
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264634 فیکس: 0431-219084